سے غلط فائدہ اٹھاکر درپردہ حصہ لے رہی ہے، مگر ان باتوں کی اصلاح اور تدارک میں بہرحال بڑے جانفشانی اور تندہی کی ضرورت ہے اور ایسے تمام امور کو نگاہ میں رکھنا لازمی ہے جو آگے چل کر دہاں کی دینی حمیت سے سرشار مسلمانوں کو کسی غلط راستہ پر ڈال سکتے ہوں۔

———★———

جمعیۃ العلماء اسلام کے رہنما مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی پر قاتلانہ حملے کو کافی دن ہو چکے ہیں مگر اس بزدلانہ حرکت کے خلاف ملک بھر میں احتجاجی بیانات جلسے جلوسوں کا سلسلہ زوروں پر ہے مگر ملزموں کے بارہ میں دو چار سرسری باتوں کے علاوہ اب تک جیسا کہ ہونا چاہیئے تھا کوئی تفصیل منظر عام پر نہیں آسکی، یہ معاملہ ایک قومی وملی مسئلہ تھا۔ اور ارباب حکومت کو اس معاملہ کے نازک پس منظر شر پسندوں کے خطرناک عزائم اور مولانا کی بلند و بالا شخصیت کے پیش نظر تحقیقات اور ملزموں کے بیانات کے سلسلہ میں جس تندہی اور گرمجوشی سے کام لینا چاہیئے تھا، اب تک ایسا نہیں کیا گیا۔ یہ سرد مہری یقیناً نہ صرف حکومت بلکہ مستقبل میں ملک وملت کی سلامتی اور امن وامان کے حق میں نہایت خطرناک ثابت ہو سکتی ہے۔ مولانا غلام غوث صاحب کے سیاسی نظریات اور طریق کار سے ہزار دفعہ اختلاف کیا جاسکتا ہے مگر مولانا کی بے لوث خدمات دین اور اعلاء دین کے لئے سرفروشانہ زندگی، باطل کی سرکوبی کے لئے انتھک محنت اور سب سے بڑھ کر ان کے اخلاص اور دیانتداری سے چشم پوشی اور انکار کرنا کسی حق پسند شخص کے لئے بے حد مشکل ہے۔ مولانا یورپ کے استعمار اور مغربی سامراج کو بجا طور پر اسلام اور مسلمانوں کا دشمن نمبر ایک سمجھتے ہیں۔ خیر القرون سے ہٹے ہوئے ہر باطل نظریہ اور تحریک کا استیصال کرنا ان کی زندگی کا خاص مشن ہے اور اس بارہ میں وہ ذرہ برابر نرمی رواداری یا تساہل بلکہ حکمت ومصلحت آمیز سلوک کے بھی روادار نہیں ہوتے اور شدت جذبات میں کبھی کبھی وہ ایسا رویہ بھی اختیار کر لیتے ہیں جو بعض سنجیدہ طبائع پر بھی شاق گذرنے لگتا ہے۔ مگر اسکی وجہ ان کی جلالی شان کا غلبہ ہوتا ہے۔ کسی سے ذاتی عناد یا نفسانی جذبات ہرگز نہیں۔

بیشک مولانا کے طریق کار اور موقف سے اختلاف کا حق بھی ہر کسی کو حاصل ہے۔ مگر یہ اختلاف دلائل اور جوابات کے دائرہ میں رہنا چاہیئے۔ قتل وقتال اور خون خرابے جیسے کمینہ اقدامات ملک کے ہر طبقہ کیطرف سے مذمت اور نفرین کے مستحق ہیں۔ مولانا نہ صرف سیاسی قائد ہیں بلکہ دین کے ایک ممتاز عالم اور مجاہد سپاہی بھی ہیں۔ اس لحاظ سے موجودہ قاتلانہ حملہ صرف مولانا پر نہیں